وقت کا "معنوی مزاج" اُن کو اُبھرنے کا موقع دیتا ہے۔ ژند کی زبان، جاماسپ، گشتاسپ اور اسفندیار کی سرپرستی میں مدتوں زینتِ خلوت و انجمن بنی رہی۔ لیکن جب سکندر نے ایران پر حملہ کیا تو ایران کا ہزاروں برس کا نشانِ حکومت خاک میں مل گیا۔ ژند کی کتاب مقدسہ کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر فنا کے گھاٹ اُتارا گیا۔ اور ژند کی زبان جو اصل فارسی تھی غیر ملکی اثرات سے مفلوج ہو کر رہ گئی۔ لیکن پھر جب ساسانیوں نے ۲۰۰ء میں ملک کو حاصل کیا تو دوبارہ زبان اور تہذیب کا قدیمی اقبال بلند ہوا۔ اور اہلِ ایران کو پرانی روایات اور دینی عظمتِ پارینہ کے نقوش کو پھر سے اُجاگر کرنے کا موقع ملا۔ آج سے تقریباً ڈھائی ہزار سال پہلے مگدھ دیس سے بودھ کی تعلیمات کا پرچار ماگدھی زبان میں کیا گیا۔ عوام و خواص پر نئے مذہب کی الوہیت، خلوص اور صداقت کا اتنا گہرا اثر پڑا کہ پالی نے بولی سے مستقل ایک زبان کی شکل اختیار کر لی۔ لوگ ماگدھی زبان کو دیوبانی ماننے لگے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہ زبان علوم و فنون کا خزینہ بن گئی۔ برہمنوں کی ذہنی، عملی اور تعلیمی شکست سے سنسکرت دب کے رہ گئی۔ لیکن اس سے تقریباً پندرہ سو برس بعد شنکر آچاریہ کے دم سے برہمنوں کا ستارۂ عروج پھر طلوع ہوا اور سنسکرت کا دوبارہ احیا کیا گیا ـــــــ وہ بھی وقت کے "معنوی مزاج" کا تقاضا تھا اور یہ بھی وقت کا نفسیاتی تلازمہ۔

وحی الٰہی

تالیف مولانا سعید احمد صاحب ایم اے۔ رفیق ندوۃ المصنفین

وحی اور اس سے متعلقہ مباحث پر محققانہ کتاب جس میں اس مسئلہ کے ایک ایک پہلو پر ایسے دلپذیر و دلکش انداز میں بحث کی گئی ہے کہ وحی اور اس کی صداقت کا نقشہ آنکھوں کو روشن کرتا ہوا دل میں سما جاتا ہے اور حقیقتِ وحی سے متعلق تمام خلشیں صاف ہو جاتی ہیں۔ کاغذ نہایت اعلیٰ کتابت نفیس ستاروں کی طرح چمکتی ہوئی، طباعت عمدہ صفحات ۲۰۰ قیمت عہ، مجلد للعہ،